

"ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت"

تحریر: ڈاکٹر سلیم الرحمن خان ندوی

ٹوکیو - جاپان

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾
أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ
طَعَامٍ مِّسْكِينٍ ۚ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٤﴾
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۚ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ
بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُم وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ
عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۚ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ
﴿١٨٦﴾ أَجَلَ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِيَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِيَاسٌ لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنكُمْ
كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا
وَأَشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتَمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا
تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرُبُوهَا ۗ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾". (سُورَةُ الْبَقَرَةِ: ٢، الْآيَاتُ: ١٨٣-١٨٧).

"اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو⁽¹⁾۔ گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کر لے⁽²⁾ اور اس کی طاقت رکھنے والے⁽³⁾ فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لئے بہتر ہے⁽⁴⁾ لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے، اگر تم باعلم ہو۔ ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن کریم اتارا

گیا (5) جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہئے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے سختی نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔ جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے تو قبول کرتا ہوں (6) اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔ روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرمایا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے (7)۔ پھر رات تک روزے کو پورا کرو (8) اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ بچیں۔" (سورۃ البقرۃ، 183-187)۔

1- صِيَامٌ، صَوْمٌ (روزہ) کا مصدر ہے جس کے شرعی معنی صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی سے ہم بستری کرنے سے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے رکے رہنا ہیں، یہ عبادت چوں کہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لئے بہت اہم ہے، اس لئے اسے تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

2- یہ بیمار اور مسافر کو رخصت دے دی گئی ہے کہ وہ بیماری یا سفر کی وجہ سے رمضان المبارک میں جتنے روزے نہ رکھ سکے ہوں، وہ بعد میں رکھ کر گنتی پوری کر لیں۔

3- - يُطِيفُوهُ كَا تَرْجَمَهُ يَجَسَّمُوهُ (نہایت مشقت سے روزہ رکھ سکیں) کیا گیا ہے (یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، امام بخاری نے بھی اسے پسند کیا ہے) یعنی جو شخص زیادہ بڑھاپے یا ایسی بیماری کی وجہ سے، جس سے شفایابی کی امید نہ ہو، روزہ رکھنے میں مشقت محسوس کرے، وہ ایک مسکین کا

کھانا بطور فدیہ دے دے، لیکن جمہور مفسرین نے اس کا ترجمہ (طاقت رکھتے) ہیں ہی کیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں روزے کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے طاقت رکھنے والوں کو بھی رخصت دے دی گئی تھی کہ اگر وہ روزہ نہ رکھیں تو اس کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دے دیا کریں۔ لیکن بعد میں "فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ" کے ذریعے اسے منسوخ کر کے ہر صاحب طاقت کے لئے روزہ فرض کر دیا گیا، تاہم زیادہ بوڑھے، دائمی مریض کے لئے اب بھی یہی حکم ہے کہ وہ فدیہ دے دیں اور "حَامِلَةٌ" (حمل والی) اور "مُرْضِعَةٌ" (دودھ پلانے والی) عورتیں اگر مشقت محسوس کریں تو وہ مریض کے حکم میں ہوں گی یعنی وہ روزہ نہ رکھیں اور بعد میں روزے کی قضا کریں (تحفة الأحوذی شرح ترمذی)۔

4- جو خوشی سے ایک مسکین کی بجائے دو یا تین مسکینوں کو کھانا کھلا دے تو اس کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

5- رمضان المبارک میں نزول قرآن کریم کا یہ مطلب نہیں کہ مکمل قرآن کریم کسی ایک رمضان المبارک میں نازل ہو گیا، بلکہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتار دیا گیا اور وہاں "بَيِّتُ الْعِزَّةِ" میں رکھ دیا گیا۔ وہاں سے حسب حالات سالوں تک اترتا رہا۔ (ابن کثیر)، اس لئے یہ کہنا کہ قرآن کریم رمضان المبارک میں، یا لیلة القدر، یا لیلة مبارکہ میں اترتا۔ یہ سب صحیح ہے کیوں کہ لوح محفوظ سے تو رمضان المبارک میں ہی اترتا ہے اور لیلة القدر اور لیلة مبارکہ یہ ایک ہی رات ہے یعنی قدر کی رات، جو رمضان میں ہی آتی ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ رمضان المبارک میں نزول قرآن کریم کا آغاز ہوا اور پہلی وحی، جو غار حرا میں آئی، وہ رمضان المبارک میں آئی۔ اس اعتبار سے قرآن کریم اور رمضان المبارک کا آپس میں نہایت گہرا تعلق ہے۔ اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ مبارک میں حضرت جبریل علیہ السلام سے قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے اور جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ دو مرتبہ دور کیا۔

6- رمضان المبارک کے احکام و مسائل کے درمیان دعا کا مسئلہ بیان کر کے یہ واضح کر دیا گیا کہ رمضان المبارک میں دعا کی بھی بڑی فضیلت ہے، جس کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، خصوصاً افطاری کے وقت کو قبولیت دعا کا خاص وقت بتلایا گیا ہے (مسند أحمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بحوالہ ابن کثیر) تاہم قبولیت دعا کے

لئے ضروری ہے کہ ان آداب و شرائط کو ملحوظ رکھا جائے جو قرآن کریم و احادیث شریفہ میں بیان ہوئے ہیں۔ جن میں سے دو یہاں بیان کئے گئے ہیں: ایک اللہ تعالیٰ پر صحیح معنوں میں ایمان اور دوسرا اس کی اطاعت و فرمانبرداری۔ اسی طرح احادیث شریفہ میں حرام خوراک سے بچنے اور خشوع و خضوع کا اہتمام کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

7- ابتدائے اسلام میں ایک حکم یہ تھا کہ روزہ افطار کرنے کے بعد عشاء کی نماز یا سونے تک کھانے پینے اور بیوی سے مباشرت کرنے کی اجازت تھی، سونے کے بعد ان میں سے کوئی کام نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ظاہر بات ہے یہ پابندی سخت تھی اور اس پر عمل مشکل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں یہ دونوں پابندیاں اٹھالیں اور افطار سے لے کر صبح صادق تک کھانے پینے اور بیوی سے مباشرت کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ "الرَّفَثُ" سے مراد بیوی سے ہم بستری کرنا ہے، "الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ" سے صبح صادق، اور "الْخَيْطُ الْأَسْوَدُ" (سیاہ دھاری) سے مراد رات ہے (ابن کثیر)۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں روزہ رکھا جاسکتا ہے، کیوں کہ فجر تک اللہ تعالیٰ نے مذکورہ امور کی اجازت دی ہے اور صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ (ابن کثیر)۔

8- یعنی رات ہوتے ہی (غروب شمس کے فوراً بعد) روزہ افطار کرلو۔ تاخیر مت کرو، جیسا کہ حدیث میں بھی روزہ جلد افطار کرنے کی تاکید اور فضیلت آئی ہے۔ دوسرا یہ کہ وصال مت کرو۔ وصال کا مطلب ہے کہ ایک روزہ افطار کئے بغیر دوسرا روزہ رکھ لینا، اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت سختی سے منع فرمایا ہے۔ (کتب حدیث)۔

9- اعتکاف کی حالت میں بیوی سے مباشرت اور بوس و کنار کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ ملاقات اور بات چیت جائز ہے۔

احادیث شریفہ میں ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے بارے میں وارد ہے:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ".

(صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ۸).^۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے: اول گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (سچے اور آخری) رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔ (بخاری شریف: 8)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ". (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ۳۸).^۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رکھے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے"۔ (بخاری شریف: 38)۔

سحری کھانا برکت کا سبب اور اس میں تاخیر کرنا سنت ہے، احادیث شریفہ میں وارد ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَهًا". (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ۱۹۲۳).^۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہوتی ہے"۔ (بخاری شریف: 1923)۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ.

1 صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ۲- كِتَابُ الْإِيمَانِ، ۲- بَابُ دُعَاؤِكُمْ إِيمَانُكُمْ، رَقْمُ الْحَدِيثِ: ۸

2 صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ۲- كِتَابُ الْإِيمَانِ، ۲۸- بَابُ صَوْمِ رَمَضَانَ إِحْتِسَابًا مِنَ الْإِيمَانِ، رَقْمُ الْحَدِيثِ: ۳۸

3 صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ۳۰- كِتَابُ الصَّوْمِ، ۲۰- بَابُ بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِجَابٍ، رَقْمُ الْحَدِيثِ: ۱۹۲۳

قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً. (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ١٩٢١).⁴

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے سحری کھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ میں نے پوچھا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا تو انہوں نے کہا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے موافق فاصلہ ہوتا تھا۔ (بخاری شریف: 1921)۔

سحری کے ختم کا وقت:

مذکورہ آیات کریمہ اور احادیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ روزہ کا وقت فجر کی نماز کے اول وقت سے لیکر غروب شمس تک ہے۔ اگر فجر کی نماز کا اول وقت 3:41 ہے تو ہر صورت میں اس وقت سے قبل سحری ختم کرنا ضروری ہے، اور اگر پانچ دس منٹ قبل سحری ختم کر لی جائے تو اور بہتر ہے، کیونکہ مذکورہ حدیث شریفہ میں ہے "میں نے پوچھا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا تو انہوں نے کہا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے موافق فاصلہ ہوتا تھا"۔ فجر کی نماز کے اول وقت سے قبل سحری ختم کرنا ضروری ہے۔ طلوع شمس سے سحری کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

افطاری کا وقت داخل ہونے کے بعد افطاری کرنے میں جلدی کرنا خیر کا سبب :

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ". (صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ١٩٥٧).⁵

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کے لوگوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی، جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے"۔ (بخاری شریف: 1957)۔

مذکورہ آیات کریمہ اور احادیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ افطار کا وقت غروب شمس کے بعد ہوتا ہے، غروب شمس سے پہلے کسی بھی طرح افطار کرنا جائز نہیں ہے۔ غروب شمس کو یقینی بنانے کے لئے دو تین منٹ تاخیر کر لی جائے تو اس میں کوئی

4 صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ٣٠- كِتَابُ الصَّوْمِ، ١٩- بَابُ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، رَقْمُ الْحَدِيثِ: ١٩٢١

5 صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ٣٠- كِتَابُ الصَّوْمِ، ٤٥- بَابُ تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ، رَقْمُ الْحَدِيثِ: ١٩٥٧

حرج نہیں ہے، کیونکہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اگر رمضان المبارک کے مختلف ٹائم ٹیبل پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ ان میں تھوڑا فرق ہے کیونکہ یہ انسانی کوشش ہے اور تمام ٹائم ٹیبل میں منٹ لکھا جاتا ہے سکندڑ نہیں لکھا جاتا، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ شہر ایک سرے سے دوسرے سرے تک ان کی مسافت بہت ہوتی ہے تو یقیناً وقت میں بھی فرق ہوگا، اس لئے احتیاط کا تقاضہ کہ دو تین منٹ بعد افطار کی جائے اور یہ بھی غروب شمس کو یقین بنانے کی صورت میں ہے، ورنہ افطار میں تاخیر کرنا صحیح نہیں ہے۔

روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ کھجور یا پانی یا دودھ سے روزہ کھولے اور یہ دعا پڑھے:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: "ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَّتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ". (سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ: ۲۳۵۹). هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.⁶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: "ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَّتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ"۔ "پیاس ختم ہو گئی، رگیں تر ہو گئیں، اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ثواب مل گیا"۔ (سنن ابو داود 2359)۔ یہ حدیث شریف حسن ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: "اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ". (سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ: ۲۳۶۰). هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ.⁷

حضرت معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: "اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ

6 سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ: ۱۴-کِتَابُ الصَّوْمِ، ۲۲- بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِفْطَارِ، رَفَعُ الْحَدِيثِ: ۲۳۵۹، قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

7 سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ: ۱۴-کِتَابُ الصَّوْمِ، ۲۲- بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِفْطَارِ، رَفَعُ الْحَدِيثِ: ۲۳۶۰، قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ.

أَفْطَرْتُ". "اے اللہ! میں نے تیری ہی خاطر روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا". (سنن ابو داود: 2360). یہ حدیث شریف ضعیف ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے، تراویح پڑھنے، قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرما، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی نصیب فرما۔ اور کرونا کی وباء اور تمام بیماریوں سے تمام لوگوں کی حفاظت فرما، اور سب کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرما۔

9 رمضان المبارک 1442ھ (21 اپریل 2021ء)

حافظ مولانا ڈاکٹر سلیم الرحمن خان ندوی

چیئرمین، ندوہ اسلامک ایجوکیشن سینٹر، جاپان

پروفیسر، جوؤ یونیورسٹی، ٹوکیو

Address:

Nadwa Islamic Education Center-Japan

E-mail: nadwaecj@gmail.com

Home page: www.nec-japan.com

Facebook: www.facebook.com/nadwaJapan

MOBILE: 090-3209-4479